



سوال

(232) حرام اور مشکوک اشیاء کی فروخت کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے غلام ربانی لکھتے ہیں۔ ہمارے بہت سے دکاندار بعض ایسی چیزیں فروخت کرتے ہیں جو شرع میں مشکوک ہیں اور اکثر اس کے بارے میں جانتے بھی ہیں جیسے:

(۱) سب سے اہم چیز گوشت ہے جو کہ حلال نہیں یعنی انگریز لوگ جو کھاتے ہیں اس میں سور کا گوشت بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا بھی؟

(۲) جانوروں کی چربی سے بنی ہوئی چیزیں جن میں بسکٹ، صابن، کھانے پکانے والی چربی یا مرچیں اور سویٹ وغیرہ کیا ایسی چیزیں فروخت کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں جائز ہے؟

(۳) جانوروں کی خوراک کے بارے میں جوٹین میں ہوتی ہے اور یہ کتے یا بلی کی خوراک ہوتی ہے اس میں عموماً جانوروں کی آنتوں کا استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ دل اور کھجے وغیرہ کا استعمال بھی ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ مردار کھاتے ہیں اس طرح اس خوراک میں بھی مردار ہی استعمال کرتے ہیں۔ کیا شریعت میں جانوروں کے لئے ایسی مردار چیزوں سے بنی ہوئی خوراک کا بیچنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خنزیر کا گوشت حرام ہے اس طرح جو اسلامی طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا وہ بھی حرام ہے اور ان کے بارے میں قرآن کے واضح احکام ہیں کہ یہ حرام ہیں۔ لہذا ان کا فروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔

(۲) حرام جانوروں کی چربی سے بنی ہوئی اشیاء بھی حرام ہیں اور ایسی چیزوں کو خرید و فروخت بھی جائز نہیں اور اس میں صابن، سویٹ، چاکلیٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔

(۳) جانوروں کی خوراک کے سلسلے میں چونکہ شریعت میں کوئی ایسی پابندی نہیں کہ ان کو بھی حلال خوراک کھلائی جائے۔ اس لئے صرف جانوروں کے لئے تیار کی گئی خوراک جس قسم کی بھی ہو اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ کیونکہ جانور حلال و حرام کے قوانین کے پابند نہیں اس لئے ان کے لئے حرام اشیاء سے تیار کی گئی خوراک بھی جائز ہے اور اس کی خرید و فروخت میں بھی بظاہر کوئی امر مانع نہیں۔

ہاں انسانوں کے لئے بنائی گئی حرام اشیاء کا استعمال اور ان کی خرید و فروخت مسلمانوں کے لئے ہرگز جائز نہیں اور اس میں جتنی احتیاط کی جائے وہ بہتر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان

ہے

"من التقي الشبهات فهد استبر الدينه" (بخاري كتاب الايمان فضل استبراء لدينه ۵۲ و بيوع ۲۰۵۱، مسلم كتاب المساقاة ۱۰۸۶-۱۵۹۹)

"جو مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔"

اور ویسے بھی حرام و ناجائز چیزوں کی خرید و فروخت کے ذریعے حرام کاموں سے تعاون ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ حرام کاموں کی تجارت یا پھیلانے میں تعاون کرے۔ قرآن کا ارشاد ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

"کہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔"

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 503

محدث فتویٰ